REGD No. L. 525
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

248

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۱ احسان ۱۳۳۶ ھش | ۱۱ جون ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۳۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ اس سے قبل حضور نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا تھا:۔

"ابھی تک میں بیمار ہوں پوری صحت نہیں گرمی زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے صحت پوری طرح بحال نہیں ہو رہی"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۰ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نقرس کے مادہ کی وجہ سے جسم میں درد ہے۔ اور کچھ نزلہ کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بدستور بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول تین چار دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مدراس اور بمبئی میں انفلوئنزا کی وبا

اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست

مدراس سے محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" نے یہ تشویشناک اطلاع دی ہے کہ:۔

"یہاں انفلوئنزا کی وبا پھیل چکی ہے اور مریضوں سے ہسپتال بھر گئے ہیں۔ حکومت نے ۳۱ مئی سے Mobile Units کا انتظام کیا ہے۔ ہر طرف پریشانی ہے۔ بخار اتنا شدید ہوتا ہے کہ ٹمپریچر ۱۰۶ تک چلا جاتا ہے۔ میرے گھر کے تمام افراد بیمار پڑے ہیں۔"

اسی طرح مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے اطلاع دی ہے کہ بمبئی میں انفلوئنزا کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ہماری الحق بلڈنگ میں ہی پانچ مریض پڑے ہیں"۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اور اپنی تمام مخلوق کو اس موذی وبا سے اپنے فضل سے بچائے۔ آمین

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

پاکستان اور افغانستان کے وزراء اعظم کے درمیان بات چیت کا تیسرا اور اہم دور

دونوں زعماء باہمی مفاد کے خاص امور پر تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں

کابل ۱۱ جون۔ کل پاکستان کے وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی اور افغانستان کے وزیر اعظم جناب سردار محمد داؤد خان کے درمیان بات چیت کا تیسرا اور اہم دور شروع ہو گیا۔ یہ بات چیت کابل سے ۳۵ میل دور ایک پُر فضا مقام پر ہو رہی ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے کابل سے اطلاع دی ہے۔ کہ دونوں زعماء اب باہمی مفاد کے خاص معاملوں پر تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔ اور بات چیت ابتدائی دور سے آگے نکل گئی ہے۔ کل جناب سہروردی نے اناج ذخیرہ کرنے کے ایک گودام اور بیکری کا معائنہ کیا۔ یہ دونوں چیزیں زر کثیر خرچ کر کے بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے کابل کا عجائب گھر بھی دیکھا۔ جہاں افغانستان کے قائمقام وزیر تعلیم جناب علی احمد خاں نے ان کا استقبال کیا۔ [illegible] گو [illegible] ہیں زمانہ اسلام سے قبل کے بعض ہاتھی دانت کے مجسمے بھی ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا جامی اور مولانا نظامی کی بعض قلمی تصانیف بھی موجود [illegible]

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جرمنی جانے کے ارادے سے

۱۱ جون کی شام کو لاہور تشریف لے جا رہے ہیں

احباب وقت مقررہ پر پہنچ کر صاحبزادہ صاحب موصوف کو الوداع کہیں

ربوہ ۱۰ جون۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص نمائندے کی حیثیت سے مسجد ہمبرگ کے افتتاح میں شمولیت کے لئے عنقریب جرمنی تشریف لے جا رہے ہیں۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف جرمنی جانے کے ارادہ سے مورخہ ۱۱ جون بروز منگل شام کو چھ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اقامت گاہ کے قریب سے بذریعہ کار لاہور روانہ ہوں گے۔ وہاں سے آپ ۱۲ جون کو خیبر میل سے کراچی روانہ ہوں گے اور پھر وہاں سے ۱۵ اور ۱۶ جون کی درمیانی رات بذریعہ ہوائی جہاز بیروت روانہ ہو کر عازم جرمنی ہوں گے۔ احباب مورخہ ۱۱ جون بروز منگل شام کو چھ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مکان واقعہ بالمقابل مہمان خانہ کے قریب پہنچ کر مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کو الوداع کہیں اور دعا میں شریک ہوں۔

مکرم صاحبزادہ صاحب یہ سفر ایک خاص دینی غرض سے اختیار فرما رہے ہیں۔ یورپ میں اس وقت جہاں جہاں ہمارے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ آپ اپنے اس دورے میں ان سب مراکز کا معائنہ فرمائیں گے۔ اور دیگر یورپین ممالک میں مساجد کی تعمیر سے متعلق سکیمیں بنا کر لائیں گے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفر کو یورپ میں اسلام کی اشاعت اور ہمارے تبلیغی مراکز کے استحکام کا باعث بنائے۔ اور سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

فرانس نے سویز استعمال کرنیکا فیصلہ نہیں کیا

لندن ۱۰ جون۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے۔ کہ فرانس نے نہر سویز کا بائیکاٹ ختم کرنے کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا خیال ہے فرانس کی نئی وزارت اس مسئلہ پر غور کرے گی۔ دریں اثنا فرانسیسی بنکوں نے سوئٹزرلینڈ کی معرفت حکومت مصر کو فرانسیسی جہازوں کی طرف سے محاصل کی آئندہ ادائیگی کے بارہ میں استفسار کا جواب دیدیا ہے۔

خدام کا ماہانہ اجلاس

آج مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۷ء بروز منگل بعد نماز مغرب قیادت ربوہ کے زیر اہتمام خدام کا ماہانہ اجلاس مسجد مبارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ خدام کی اجلاس میں شرکت ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جون ۱۹۵۷ء

ایمان کے مدارج

ہر زمانہ میں جو انسان بھی مسلمانوں کی دینی اصلاح حال کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو حقیقی مسلمان اور رسمی اور اسمی مسلمان میں فرق کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ اصلاح کا کام کر ہی نہیں سکتا ہے۔ خاص کر ان برگزیدہ لوگوں کے لئے جو اسلام میں مجدد کے مقام پر قائم ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے اپنے حالات کے مطابق یہ تفریق کرنی پڑتی ہے۔ اور حقیقی مسلمانوں کو نام کے مسلمانوں سے جدا کرنا پڑتا ہے۔ اور اس وجہ سے ایسے لوگوں پر ظاہر پرست علماء نے ان کے بعض حسب حال اقوال کو لیکر کفر و ارتداد کے فتوے لگائے ہیں۔ اور سرکار دربار سے انہیں تکلیف دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا واقعہ مشہور ہے۔ کہ کس طرح درباری اہل علم حضرات نے آپ کو کوڑے لگوائے۔

اسی طرح اس قسم کے اہل علم حضرات نے حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کے خلاف ہنگامہ برپا کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے عہد کرلیا کہ آپ سرعام نہ تو وعظ فرمائیں گے۔ اور نہ کسی دربار میں جائیں گے اور نہ بادشاہوں کی طرف سے کوئی ہدیہ قبول کرینگے لیکن ظاہر پرست اہل علم حضرات نے پھر بھی آپ کو چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ چنانچہ ذیل میں ہم مکتوبات حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کے باب اول سے جو آپ کے برادر خورد نے آپ کی وفات کے بعد جمع کئے۔ ابتدائی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ آپ کے خلاف وقت کے ظاہر پرست اہل علم حضرات نے کیا طوفان برپا کیا تھا فھو ھذا

ان کے حسد اور تعصب کی رگ جوش میں آئی۔ ان کی دیکھا دیکھی امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہما کے چند اصحاب بھی ان سے متفق ہوئے اور آپ (حجۃ الاسلام) پر بڑے بھاری عیب لگائے۔ چنانچہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ حجۃ الاسلام نے امام ابوحنیفہؒ کے حق میں طعن و قدح کی ہے۔ اور ان کی برائیاں جمع کی ہیں۔ اور یہ کہ حجۃ الاسلام کسی طرح بھی اسلام کے معتقد نہیں۔ بلکہ ان کا اعتقاد تو فلسفیوں اور ملحدوں کا سا ہے۔ چنانچہ اپنی تمام کتابیں انہیں کی باتوں سے پُر کردی ہیں۔ اور بُری بُری مجوسی باتیں شرع کے اسرار میں ملادی ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ کو وہ نورِ حقیقی لکھتے ہیں حالانکہ یہ مذہب مجوس کا ہے۔ جو حق تعالےٰ کو نور و ظلمت سے تعبیر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان علماءؒ نے مشکوٰۃ الانوار کے چند کلمات تغیر و تبدل کر کے بادشاہ کے پیش کئے۔ اور ایک مغربی کو اشارہ کیا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ حجۃ الاسلام نے امام مالکؒ اور قاضی ابوبکر باقلانی کے حق میں بیجا طعن کی ہے۔ قاضی ابوبکر یہ سنکر آپ کے حق میں بُرا بھلا کہنے لگا۔ اور اس نے امراء وزراء اور اراکین دربار کے خیالات و تصورات کو فاسد کر دیا۔ کیونکہ جو سنتا ہے۔ اس کے اعتقاد میں خلل آہی جایا کرتا ہے۔ اس واسطے بادشاہ بھی ناراض ہوگیا اور آپ کو تکلیف دینے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ اسی وقت ایک آدمی کے ہاتھ جناب حجۃ الاسلام کو بلوا بھیجا۔ لیکن آپ نے حاضر خدمت ہونے سے معافی مانگی۔ اور چند عذر لکھ کر بھیجے"۔

مکتوبات امام غزالی ص۱۲

اس کے بعد بادشاہ ملک الاسلام کا آپ کو بلوانے اور آپ کی تقریر سننے کا واقعہ درج ہے جو تقوے پر ایک عظیم وعظ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور جس سے بادشاہ متاثر ہوا۔ اور آپ سے تقریر لکھوا کر اپنے پاس رکھی۔ اس کے بعد وہ عظیم تقریر درج ہے۔ جس میں آپ نے معترضین کے جواب دیئے ہیں۔ اس میں سے ایک مختصر اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"یہ جو مسئلہ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ عوام کی توحید ہے اور لا ھو الا ھو خواص کی توحید ہے اس پر دو اعتراض ہوسکتے ہیں۔

ایک یہ کہ لا الٰہ الا اللہ پر طعن ہے۔ اور یہ اس کی کمی کا اشارہ ہے۔ اور یہ اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ تمام خلقت کی سعادت ہے۔ اور تمام مذہبوں اور ملتوں کا قاعدہ اور اصل ہے۔

دوسرا اعتراض یہ ہوسکتا ہے لا ھو الا ھو متناقض معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ استثنا عین مستثنیٰ منہ ہے۔ ایک ہی چیز مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ دونوں کیونکر ہوسکتی ہے سو پہلا اعتراض جیسے تم اعتراض خیال کرتے ہو۔ کہ وہ طعن و نقصان کے معرض میں ہے۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

دعا کی تحریک

رقم فرمودہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میری چھوٹی لڑکی عزیزہ آصفہ مسعودہ اپنے شوہر عزیزم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد اور دونوں بچوں کے ہمراہ انگلینڈ جارہی ہیں (مبشر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ مزید تعلیم کے لئے دو سال کے لئے جارہے ہیں) تمام احباب جماعت سے میری درخواست ہے۔ کہ ان کے سفر کے دینی و دنیوی ہر پہلو سے مبارک ہونے کی دردِ دل سے دعا کریں۔ اور کرتے رہیں بہت التزام سے۔ اور یہ سب خیر اور سلامتی سے پہنچیں خیریت سے رہیں۔ سلامتی اور کامیابی سے ان کی واپسی ہو۔ اور یہاں آکر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور سب اہل خاندان کو بھی زندگی سلامتی کے ساتھ بہتر سے بہتر حالات میں دیکھیں آمین

میں سب احباب کے لئے خاص طور پر اور التزام سے جہاں تک خدا تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی ہے۔ دعا کرتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ سب بھائی بہنیں اسی طرح مجھے اور ان مسافروں کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں گے بے شک خطوط کے جواب دینے سے قاصر رہتی ہوں۔ مگر بھولتی ہرگز نہیں ہوں۔ مزید تاکید ہے کہ دعا کریں اور بہت کریں کہ

"خیر ہی خیر رہے خیر کی راہیں کھل جائیں"

مندرجہ بالا دعائیہ مصرع مجھے ایک خواب میں حضرت اماں جان رضؓ کے پاس لیٹے ہوئے آصفہ کی تقریب شادی کے قریب میں ہی سنائی دیا تھا۔ جب سے یاد رہتا ہے۔ والسلام

مبارکہ بیگم

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیے۔ جہاں کی فضا ہر قسم کے مسموم اثرات سے خدا کے فضل سے پاک ہے۔ (پرنسپل)

249

خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقریر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

حضرت مولانا راجیکی صاحب نے مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت کے موقع پر بمقام ربوہ جو تقریر فرمائی۔ اسے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن کریم کی سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت حقہ اسلامیہ کا وعدہ مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ جن کے متعلق بعض علامات کا بطور شرائط ضروریہ ذکر کیا گیا ہے جن میں ایمان اور اعمال صالحہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنا اور ہر طرح کے شرک سے مجتنب رہنا بھی ہے۔ اور ان علامات سے ہی وعدہ خلافت کو مشروط فرمایا گیا ہے۔ اور اس وعدہ کو بھی تین طرح کی تاکیدوں سے مؤکد قرار دیا گیا ہے۔ اور خلافت حقہ اسلامیہ کے وعدہ کے وقوع کے لئے جیسے بعض علامات بطور شرائط پیش کی گئی ہیں۔ اسی طرح خلافت حقہ کے منصب والے خلفاء کے متعلق بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے تمکین دین اور تبدیلی خوف بہ امن کی علامات کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ اور دینھم کے لفظ میں دین کو خلفاء کی طرف مضاف کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں وہ لوگ جو حسب آیت من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون خدا تعالیٰ کے وعیدی فتوے کے رو سے فاسق قرار دئے گئے ہیں۔ وہ خلفاء کی مخالفت میں کئی طرح کے اعتراضات کے ذریعے مومن بالخلافت اور متبع خلفاء کو ورغلانا چاہتے ہیں۔ جو ہدایت کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں روکنے کے لئے کئی طرح کے الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں خلیفہ وقت جس دین کو بطور تعلیم پیش کر رہا ہے۔ یہ تعلیم دین اللہ اور دین رسول اور دین اسلام کے خلاف ہونے سے گمراہی کا طریق پیش کیا جاتا ہے۔ جس پر خلیفہ برحق ثابت نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے تمام اعتراضات کی تردید کے لئے فقرہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً پیش کر کے بتاتا ہے کہ سچے خلفاء جنہیں اللہ تعالیٰ خود اپنے وعدہ خلافت کے مطابق خلیفہ منتخب کرتا ہے اور جن کی حقیقت کے لئے اپنی طرف سے تمکین دین اور تبدیلی خوف بہ امن کی تائیدی علامات کو ظاہر کرتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کی یہ نصرت جو حسب ارشاد انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا خدا تعالیٰ اپنے رسول کی اور ان پر ایمان لانے والے خلفاء کی فرماتا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اصل دین اللہ اور دین رسول اور دین اسلام وہی ہے۔ جو ان خلفاء کی طرف سے جسے اللہ تعالیٰ خود دور خلافت میں اپنے خلفاء کے لئے پسند فرماتا ہے۔ اور جس دین کو خود اللہ تعالیٰ بطور مضاف کے اپنا دین قرار دیتا ہے۔ اور آنحضرت صلعم بھی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کے ارشاد سے سچے مومنین اور مسلمین کو مخاطب کرتے ہوئے یہی فرماتے ہیں کہ تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین جو میرے جانشین ہوں گے۔ ان کی سنت کے مطابق اپنی زندگی کا نمونہ اختیار کرتے رہنا لازمی ہے

(۲) حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود المہدی المعہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی امداد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔ "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔ "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔"

پھر اسی رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں "پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے"

حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ یہ قدرت ثانیہ ہی کا ظہور تھا۔ اسی طرح حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قدرت ثانیہ کا ظہور قدرت اولیٰ کی خلافت اور نیابت کی صورت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جلوہ نما ہوا۔ اور حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ خدا تعالیٰ کا الہام جو حضرت اقدس کی وفات کی کیفیت کے اظہار کے متعلق ہوا تھا کہ

"اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی"

اسی اداسی کے باعث جماعت کے قلوب متاثر ہو کر بیعت کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے لئے

نہایت ضروری اعلان

احباب کو اخبارات کے ذریعہ علم ہو گیا ہوگا کہ انفلوئنزا کی وبا مشرق بعید سے شروع ہو کر ہندوستان پہنچ چکی ہے۔ اور پاکستان میں بھی پھیلنے کا خطرہ ہے۔ چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے دوست بیرون ملک اور اندرون ملک سے تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور انفلوئنزا کی بیماری بات چیت سے بہت جلد لگ جاتی ہے۔ اس لئے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی دوست کو جن کو ہلکا سا بھی نزلہ یا چھینکوں کی تکلیف ہو۔ خواہ وہ بیرون ملک سے تشریف لائے ہوں یا اندرون ملک سے ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ احباب سختی سے اس کی پابندی کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی)

مجبور ہو گئے۔ لیکن بعد میں جب اُداسی کا اثر کم ہونا شروع ہو گیا۔ تو پھر وہ لوگ جن کے قلوب محجوب النفسی سے تاریکی کے باعث خلافت کے جوئے کو اپنی آزادانہ خودروی کے خلاف محسوس کرنے لگ گئے۔ اپنے جیسے دوسرے کے محجوب النفسوں کو بھی وساوس ڈالنے سے اپنی طرف راغب کر کے اندر ہی اندر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنے لگے۔ اور جہاں نبیوں اور رسُولوں کی جماعت مومنین میں مخلصین بھی پائے جاتے ہیں۔ وہاں منافقین بھی مومنوں کی جماعت کے اندر ضرور پائے جاتے ہیں چنانچہ ایسے ہی کمزور لوگوں کی نسبت حضرت اقدس براہین حصّہ پنجم کے صفحہ ۸۳ پر فرماتے ہیں۔

"مَیں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز اُن میں کامل نہیں۔ اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مُردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کردوں۔ کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ وہ چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"

۳ گویا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ حیات میں بھی لوگوں میں ایسی کمزوریاں پائی جاتی تھیں۔ جن کے متعلق حضور نے اُوپر کے فقرات میں ذکر کیا ہے۔ بلکہ ان کے متعلق پیشگوئی بھی فرمائی ہے۔ کہ وہ کسی وقت نظام جماعت سے باہر نکل سکتے ہیں وہ کبھی بڑے سمجھے جاتے تھے۔ لیکن نظام سے باہر ہو جانے سے وہ چھوٹے اور ذلّت کمتری میں مبتلا ہو جانے والے ہیں۔

بعد میں غیر مبایعین کے لیڈروں نے جو خلیفۂ وقت کے خلاف بغاوت میں بطور سرغنہ تھے۔ سب سے پہلے یہ مسئلہ بطور فتنہ کے اُٹھایا کہ خلیفہ انجمن کے ماتحت ہونا چاہیئے نہ کہ انجمن خلیفہ کے ماتحت کیونکہ صدر انجمن حضرت مسیح موعود کی بنائی ہوئی ہے۔ اور خلیفہ کو انجمن احمدیہ نے بنایا ہے۔ پس انجمن خلیفہ کے ماتحت نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جماعت احمدیہ لاہور کی تعلیم و تربیت اور درس و تدریس کی غرض سے لاہور جانے کے لئے مامور فرمایا گیا۔ بسنہ ۱۹۰۹ء (اپریل) کو مَیں نے لاہور پہنچ کر درس و تدریس اور خطبۂ جمعہ اور تبلیغی سلسلہ کو وہاں جاری کر دیا۔ اور کبھی کبھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے حکم سے پنجاب اور ہندوستان کے بعض دیگر مقامات پر بھی تبلیغی جلسوں کے لئے

چلا جاتا۔ مگر میرا مرکزی مقام لاہور ہی مقرر تھا بعض دفعہ جب مجھے معلوم ہوتا کہ خلافت کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے لاہوری ممبران کی طرف سے بعض مخالفانہ خیالات اندر ہی اندر پھیلائے جاتے ہیں۔ تو میں خطبہ جمعہ میں حکیمانہ طور پر ان خیالات کی اصلاح کیلئے کچھ نہ کچھ بطور تردید ضرور پیش کر دیتا۔ اسی سلسلہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ لاہور میں احمدیہ بلڈنگ کے پاس جہاں ہم درس کرتے اور نماز ادا کرتے ہیں۔ اس کی مشرقی طرف آنحضرت صلعم تشریف فرما ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے لاہوری ممبران پہلے حضور کے دائیں طرف بیٹھے ہیں۔ پھر دائیں طرف سے اُٹھ کر بائیں طرف بیٹھ گئے ہیں۔ اس رویا سے مجھے یہ سمجھایا گیا کہ ان ممبران کا آنحضرت صلعم کے دائیں طرف بیٹھنا ایمان بالخلافت اور اطاعت خلیفہ کے معنوں میں تھا۔ اور پھر دائیں طرف سے اُٹھ کر بائیں طرف بیٹھنا خلافت حقہ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بغاوت کی وجہ سے تھا۔ اور خواجہ کمال الدین کو بھی متعدد خوابیں بکثرت آتی رہتی تھیں۔ جنہیں وہ مجھے قرآن پڑھنے کے وقت سنایا بھی کرتے اور ایک دفعہ جب کہ حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وفات سے قبل لاہور میں مَیں نے تین جمعہ حضور کی معیت میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کی اقتداء میں ادا کئے تو آخری جمعہ کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام خواجہ صاحب کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے میں واپس وطن جانے کے لئے حضور سے اجازت اور مصافحہ کی غرض سے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے پہنچا۔ وہاں خواجہ صاحب نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنا ایک خواب بھی سنایا۔ جو مجھے اب تک یاد ہے خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ میں نے گزشتہ شب کو خواب میں عجیب نظارہ دیکھا ہے کہ ہم چند اشخاص ہیں۔ جن کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور ہمیں ایک بہت بڑی عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ جب اس حاکم اعلیٰ کی عدالت میں پیش ہوئے۔ تو وُہ حاکم حضرت مولانا نورالدین صاحب کی شکل میں نظر آیا۔ اس کے بعد اسی حالت میں تھے۔ کہ بیدار ہو کر اس عجیب منظر کے خواب کو مناسب سمجھا کہ حضور کے سامنے ذکر کیا جائے۔ خواجہ صاحب کی اس خواب کے سنانے کے بعد خاکسار نے واپس جانے کے لئے اجازت لی اور مصافحہ کرکے رخصت ہوا۔ وہ مصافحہ حضرت اقدس سے آخری مصافحہ تھا۔ جب خواجہ صاحب نے خواب سنائی۔ اس وقت ہم تینوں کے سوا

وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔ اس کے بعد جب منگل کے روز حضور کی وفات وقوع میں آئی اور جنازہ قادیان پہنچایا گیا۔ حضرت کی وفات سے جماعت پر درد فرقت کے احساس سے سخت اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ چنانچہ اسی حالت میں قبل از نماز جنازہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر مرکز میں جس قدر بھی جماعت موجود تھی۔ سب نے متفقہ طور پر بیعت خلافت کی اور بیرونی جماعتوں کو اشتہار کے ذریعے بیعت خلافت کے لئے دعوت دی کہ مرکز میں آکر دستی یا تحریری بیعت سب بیرونی احباب کریں سب مرکزی جماعت نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے رسالہ الوصیّت کے بموجب حضرت مولوی صاحب کو خلیفۃ المسیح مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔ بیعت خلافت کے وقت حضرت اقدس کی وفات کے تازہ تاثرات کی وجہ سے سب پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ اور اس وقت طبائع پر کچھ بھی مخالفانہ اثر کا احساس نمایاں نہ تھا۔ بلکہ مخالفانہ جذبات اُداسی چھا جانے پر سب کے سب دبے ہوئے تھے۔ اور بعد میں وُہ نفسانیت جو فتنہ کے پیدا ہونے کا باعث بنی۔ اس کی وجہ سے نور اخلاص ظلمت نفاق، فسق و بغاوت سے بدل گیا۔ اور پھر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر اسی فتنہ برپا شدہ کے اثر سے وُہ سب ہتھکڑیوں والے خلافت ثانیہ کے شروع میں نظام جماعت سے کھلے طور پر علیحدہ ہو گئے الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے الفاظ فیلک ماد ۃ سار وقیتہ خلافت ثانیہ کے فاروقی دور سے تعلق رکھتا ہے اور اسی الہام کی تائید الہام الفاروق وما ادرٰیک ما الفاروق سے بھی ہوتی ہے۔ جس کی نسبت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رویا میں دکھایا گیا۔ کہ مولوی حکیم نورُالدین صاحب نے نماز جہری میں سورہ فاتحہ پڑھ کر الفاروق وما ادرٰیک ما الفاروق پڑھا (تذکرہ صفحہ ۵۲۳) اور ساتھ ہی یہ الہام بھی ہے کہ ؎

بشارت مژدہ کہ ایام نوبہار آمد"

سو خلافت ثانیہ کے دور کو ایام نوبہار کی بشارت اور مژدہ قرار دیا ہے

۴۔ ایک دفعہ صدر انجمن کے لاہوری ممبران نے اپنی ایک خاص مجلس میں جو تخلیہ میں ہی منعقد کی گئی تھی۔ مجھے بھی شمولیت کی دعوت دی۔ جب میں وہاں پہنچا۔ تو بیٹھتے ہی مجھے کہا کہ یہ رسالہ الوصیّت ہے۔ جو حضرت کی طرف سے آپکے زمانۂ حیات میں شائع ہوا ہے۔ آپ بتائیں کہ اس رسالہ میں کہاں لکھا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے سوا بھی کوئی آپکے بعد

آپکا جانشین ہوگا۔ میں نے کہا کہ اس کا صحیح جواب تو آپ سب کی طرف سے شائع ہو چکا ہے جب کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے افراد نے بمعہ موجودہ مرکزی جماعت کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بیعت خلافت کے لئے انتخاب کر کے پھر سب نے باقرار اطاعت آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر اشتہار اور تحریری اعلان کے ذریعے باہر کی جماعتوں کی طرف لکھا کہ حضرت اقدس کی وفات کے بعد متفقہ طور پر سب مرکزی جماعت نے رسالہ الوصیّت کی پیش کردہ ھدایت کے مطابق حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کو خلیفہ منتخب کر کے سب جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی ہے۔ اس لئے اتحاد جماعت کے لئے سب بیرونی جماعتوں کو بھی دستی یا تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت ضرور کرنی چاہیئے۔ کیا اس اعلان سے دو باتیں ظاہر نہیں ہوتیں ایک یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بعد صدر انجمن احمدیہ جو حضور کی جانشین تھی۔ اسی جانشین انجمن نے بمع دوسری جماعت کے اپنا متفقہ فیصلہ شائع کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بعد کسی کو آپ کی خلافت کے لئے خلیفہ منتخب کرنا الوصیّت کی ہدایت پیش کردہ کے عین مطابق ہے پھر دو قدرتوں کے رُو سے بھی خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی مثال سے الوصیّت میں واضح فرمایا گیا۔ دوسری بات یہ کہ علاوہ قدرت ثانیہ کی مثال کے جانشین انجمن کا بمع جماعت خلیفہ کا منتخب کرنا یہ فیصلہ بھی تو الوصیّت کے عین مطابق ہے۔ پس اس پر اعتراض کیا۔ اس پر سب مجلس دم بخود ہو گئی۔

ایک دفعہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دَور میں جب کہ میں درس دے رہا تھا۔ بعض غیر مبایعین آکر حلقہ درس میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کا الہام ہے کہ "لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں" اس الہام سے مراد لاہور میں کونسے افراد ہیں۔ میں نے کہا آپکے نزدیک کون مراد ہیں کہنے لگے ہمارے نزدیک اس سے مراد خواجہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ممبران بھی ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ یہ الہام اتنا ہی نہیں کہ "لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں" بلکہ ان الفاظ کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں وسوسہ پڑھ گیا ہے۔ پر مٹی نظیف ہے۔ وسوسہ نہیں رہے گا۔ مٹی رہیگی"۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹-۲۷ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲

(باقی)

نعمت الہام اور بہائی مذہب

(از مکرم مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل)

(۳)

تعجب ہے کہ ایران میں بابی نام سے ایک نیا مذہب پیدا ہوا ہے۔ جو کہتا ہے کہ آج اسلام پرانا ہو چکا ہے۔ اور اس کی جگہ اللہ تعالےٰ کا کلام نئی شریعت بنام "بیان" کے ذریعے منصۂ ظہور پر آیا ہے۔ اور وہ کلام سید علی محمد باب پر نازل ہوا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اول سید علی محمد باب کو الہام نہ ہوتا تھا۔ اور جبرئیل اس پر نازل نہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ عباس آفندی جن کے کلام کو تم خدا کی وحی قرار دیتے ہو۔ یوں فرماتے ہیں

"عند التحقیق معلوم شد کہ دعوےٰ وحی فرشتہ نداشتہ" (مقالہ سیاح مطبوعہ ہندوستان۔ تصنیف عباس آفندی معروف بہ عبد البہاء) یعنی تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ باب فرشتہ کے ذریعے وحی ہونے کے مدعی نہ تھے۔ سو تمہارے اس قول کے مطابق باب اپنے دعوےٰ مہدویت میں سچا نہیں ہے کیونکہ مہدی کے لئے جبریل اور دیگر ملائکہ کے نزول کا دعوےٰ کرنا لازم ہے۔ یعنی روایات اہل تشیع کے مطابق ائمہ اطہار کی طرح محدث و ملہم ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔ مگر وہ اس سے محروم ہے۔ دوسرے ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم شریعت بیان کی فصاحت اور اس کے احکام پر بحث سے قطع نظر کریں تو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک تصنیف کی طرح لکھی گئی ہے۔ اس کے کلام اور دوسرے مصنفین کے کلام میں کوئی فرق نہیں۔ پس وہ کلام خدا کس طرح ہو گیا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ شریعت بیان منسوخ ہو گئی ہے اور اب خدا کا کلام شریعت اقدس اور بہاء اللہ کی دیگر الواح کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ پیغمبروں اور رسولوں کی وحی جلی الفاظ میں نازل ہوتی رہی ہے۔ لیکن بہاء اللہ نے کہا ہے "انہ ظہر من غیر لفظ ولا صوت وھو امر اللہ المھیمن علی العالمین" (مجموعہ اقدس صفحہ ۱۸۱) یعنی خدا کا کلام بغیر لفظ اور بغیر آواز کے ظاہر ہوا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا امر ہے جو کہ تمام جہانوں کا محافظ ہے۔ اور ایک بہائی بہاء اللہ کی وحی کے بارہ میں کہتا ہے "ان آراء

بہاء اللہ التی کانت وحیہ و نفس حیاتہ قد ابتدأت تخرق آفاق العالم" (کتاب بہاء اللہ والعصر الجدید صفحہ ۳، مطبوعہ مصر) یعنی یقیناً بہاء اللہ کی آراء اور افکار جو اس کی وحی تھے اور اس کی زندگی کی روح تھے۔ انہوں نے جہان کی اطراف و اکناف کو پھاڑنا شروع کر دیا ہے۔ یعنی اثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس ایسی وحی جو بغیر لفظ اور آواز کے ہو۔ اور ایک معتبر بہائی کی تفسیر کے مطابق آراء و افکار کا مجموعہ ہو تو ایسی وحی تو برنارڈ شا فلاسفر افسانہ نویس اور موجد کو بھی ہوتی ہے کیونکہ وہ طرح طرح کے مضامین اور عجیب و غریب نکات و دقائق اور بیشمار ایجادات جو عقلوں کو دنگ کر دیں۔ معرض وجود میں لاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی تو بچے بھی کئی تعجب انگیز اور حیران کن باتیں کر دیتے ہیں۔ تو کیا وہ بھی ملہم بن گئے۔ چونکہ خیالات اور آراء کے ذریعے کوئی شخص ملہم نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے یہ امر واضح ہو گیا کہ بہاء اللہ بھی اپنی آراء اور خیالات بافی کی وجہ سے ملہم نہیں تھا۔ اور اسی طرح یہ بھی معلوم ہو گیا کہ "رجعت حسینی" کا مصداق نہیں کیونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لئے روایات مذکورہ کے مطابق ضروری ہے کہ ملہم من اللہ ہوں۔ اور فرشتے آپ پر اتریں۔ مگر یہاں پر تو معاملہ ہی برعکس ہے۔ اس لئے ثابت ہو گیا کہ بہاء اللہ اپنے دعوےٰ میں سچا نہیں اور اگر بہائی اسبات پر مصر ہوں کہ بہاء اللہ ضرور ملہم من اللہ اور مکالمہ الٰہیہ سے مشرف تھا۔ تو انہیں چاہیئے کہ قرآن مجید کی طرح معین الفاظ میں بہاء اللہ کے الہامات کو دکھائیں۔ مگر یہ کام بہائیوں کے لئے ٹیڑھی کھیر ہے۔ کیونکہ خود انہوں نے کتاب "بہاء اللہ و عصر جدید" میں لکھا ہے۔

"در الواح و آثار حضرت بہاء اللہ بیانات مبارکہ گاہی ظہور رتبہ اولیٰ (مقام بشریت) و گاہی داری مقام ثانی (مقام الوہیت) است۔ گاہی واضح است شخصی متکلم ناطق است حتی در حینیکہ در مقام بشریت متکلم است حضرت بہاء اللہ چون رسول الٰہی ناطق است۔ در خبر دیدہ و تذلیل و قدرہ واحد

و حیاتش در قبضۂ روح اقدس است در این صورت مشرّد وی ما خود با بولانیادنا کہ این دو مقام را از یکدیگر فصل کند نتوان تصور نمود"

(بہاء اللہ و عصر جدید فارسی صفحہ ۱۰ مطبوعہ حیفا ۱۹۳۲ء)

اس عبارت کا اردو ترجمہ ہندوستان کے بہائیوں نے اس طرح کیا ہے

"حضرت بہاء اللہ کی کتابوں میں یہ کلام دفعتاً ایک مقام سے دوسرے مقام میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ابھی تو ایک انسان کلام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ابھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا خود کلام کر رہا ہے۔ مقام بشریت سے کلام فرماتے ہوئے بھی بہاء اللہ اس طرح کلام فرماتے ہیں جس طرح خدا تعالےٰ کا فرستادہ کلام کرتا ہے اور لوگوں کو رضائے الٰہی کے سامنے کامل تسلیم کا زندہ نمونہ بن کر دکھاتے آپ کی تمام زندگی روح القدس سے مامور تھی اس لئے آپ کی زندگی اور تعلیمات اور بشری عناصر کے درمیان کوئی صاف خط نہیں کھینچا جا سکتا"

(بہاء اللہ و عصر جدید مطبوعہ دہلی ۱۹۴۵ء صفحہ ۷۶)

واضح ہے کہ بہاء اللہ کے کلام اور خدا تعالےٰ کے کلام کے درمیان کوئی صاف خط کھینچا نہ جا سکنا اور ان دونوں کے درمیان جدائی نہ ہو سکنا اسی وجہ سے ہے کہ وہ ملہم من اللہ نہیں تھا ورنہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا کا کلام بندہ کے کلام سے جدا نہ ہو سکے۔ کیا قرآن مجید جو خدا کا کلام ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے جدا نہیں ہے؟

خلاصہ یہ ہے کہ باب اور بہاء اللہ کو الہام اور وحی نہ ہوتے تھے۔ اگر بہائی انکار کریں تو ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ تم لوگ باب اور بہاء اللہ کو تمام جہان کے پہلوان سمجھتے ہو اور ان دونوں کے فوت ہونے کے بعد آجکل جناب شوقی آفندی کو ان کا نائب اور قائمقام سمجھتے ہو تو آج وہی ان کی قائمقامی میں اپنے الہام اور وحی کو قرآن مجید کی طرح معین الفاظ میں طبع کرائیں اور اہل عالم کے سامنے پیش کریں جیسا کہ ہمارے بزرگ کیا اسلاف اور کیا موجودہ اپنے الہامات شائع کرتے رہے اور کر رہے ہیں اور بلند آواز سے اسلام کے منکرین اور دیگر مذاہب کے متبعین کو دعوت دیتے رہے ہیں اور دے رہے ہیں۔ اور ان پر اتمام حجت کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ فان لم تفعلوا فاعلموا ان دینکم باطل وعن الفضائل عاطل والسلام علی من اتبع الھدیٰ

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب اشرف بی۔اے کے چھوٹے بھائی محمد حنیف صاحب شاد حافظ بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایک علمی تقریر

مؤرخہ ۶ جون ۱۹۵۷ء بروز جمعرات تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام پروفیسر نور ادریس صاحب ایم۔اے نے بیسویں صدی کا چیلنج کے عنوان پر انگریزی میں تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ آج کے دور میں اصل مسئلہ اٹیمی توانائی یا آبادی کی روز افزوں زیادتی نہیں بلکہ انسان کی روح کا مسئلہ ہے۔ گرتی ہوئی اخلاقی اور روحانی اقدار نے دنیا کے دیگر ممالک میں انسان کو آدمیت سے محروم کر دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ افراد میں سوچ سمجھ کر ہر مسئلہ کے متعلق رائے قائم کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے۔

پروفیسر نصیر احمد خانصاحب صدر کالج یونین نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ اٹیمی توانائی سے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلہ کو حل کئے جانے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ اٹیم کے علم نے ہمیں پیداوار بڑھانے اور نسل کو بہتر بنانے کے نئے گر سکھائے ہیں جن سے غذا کے مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک انسان کی روح کا سوال ہے۔ تحریک احمدیت اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہی خود خدا نے علیم و قدیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے قائم کی گئی ہے

سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

ہر مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کے دوسرے ہفتہ میں مرکزی دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ میں بھجوا دیا کرے تا مرکز کو اس کی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ ماہ مئی گذر چکا ہے۔ اس ماہ کی رپورٹ ۱۰ سے ۱۵ جون تک مرکز میں ضرور بھجوا دیں رپورٹ کے بارہ میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ معین اعداد و شمار درج کریں تا کام کی نوعیت اور کمیت کا اندازہ ہو سکے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دو باتیں

فرمایا "آپ کو یہ دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں ۔ اوّل یہ کہ ہر شخص جو سلسلہ میں داخل ہے جس نے میرے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ذریعہ خدا کی بیعت کی ہے وہ اپنی جان، مال، عزت، آبرو، اولاد، جائداد غرض ہر چیز خدا اور رسول اور اس کے نمائندہ کے لئے قربان کر چکا ہے اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں ــــ میں یہ کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں جس کے دل میں بیعت کے متعلق یہ ذرا بھی شبہ ہے وہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا تو وہ اب بھی بیعت کو چھوڑ دے ۔ جس بیعت میں نفاق ہو وہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ وہ ایک لعنت ہے جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے ۔

پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس نے میری بیعت کسی شرط کے ساتھ کی ہوئی ہے اور کوئی چیز اس کی اپنی باقی ہے اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے وہ میری بیعت میں نہیں" (خطبہ جمعہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء) (وکیل المال تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال خادم کے عہد میں کچھ تبدیلی فرمائی ہے ۔ اس لئے نئے فارم ہائے رکنیت چھپوا کر مرکز کی طرف سے مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں ۔ قائدین مجالس مہربانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں ہر خادم سے (خواہ اس نے اس سے قبل فارم پر کیا ہوا ہو) یہ فارم پُر کروا کے مرکز کو ارسال فرمائیں ۔

جن مجالس میں حلقہ جات ہیں وہ ان فارموں کو حلقوں کی ترتیب سے مرتب کر کے بھجوائیں اور مجلس کے نام کے آگے حلقہ کا نام بھی لکھیں ۔

نیز یہ امر بھی ضروری ہے کہ حلقہ وار فارم ہائے رکنیت کے خانوں کے مطابق کل خدام کی مجموعی کوائف پر مشتمل فہرستیں بھی بھجوائیں ۔ مہتمم تجدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کا ششماہی مالی جائزہ

عنقریب جملہ مجالس کے عہدیداروں کو ششماہی مالی جائزہ پر ان کی مجلس کی پوزیشن سے مطلع کر دیا جائے گا ۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ بقایا دار مجالس کے عہدیدار ایسی اطلاع ملنے پر بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے ۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

زمیندارہ مجالس کے قائدین کی فوری توجہ کے لئے

زمیندارہ مجالس کا اکثر حصہ اپنے چندہ جات فصل کے کٹنے پر ادا کرتا ہے ۔ گندم کی فصل اب نکل چکی ہے اس لئے جملہ زمیندارہ مجالس کے قائدین کرام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ جات خدام الاحمدیہ کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں گے ۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

عاجز کی بیوی بیمار ہے اور چار بچے بھی بیمار ہیں اور بندہ خود بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے ۔ بزرگان جماعت ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔ عبد الرحمٰن معرفت ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ

یوم خلافت کی بابرکت تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

ملیانوالہ

مورخہ ۲۷ مئی جماعت احمدیہ ملیانوالہ تحصیل ڈسکہ کا اجلاس منعقد ہوا ۔ صدارت مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت نے فرمائی ۔ برکات خلافت پر حسب ذیل احباب نے تقریریں کیں ۔ عزیز منظور احمد صاحب مولوی فضل الدین صاحب ۔ بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازی عمر ۔ کامل صحت و سلامتی کے لئے نہایت تضرع کے ساتھ دعائیں کی گئیں ۔

امیر جماعت احمدیہ ملیانوالہ

باندھی

مورخہ ۵۷-۵-۲۷ بوقت ۲½ بجے سے ۵ بجے شام تک جماعت احمدیہ باندھی کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا ۔ صدارت کے فرائض مکرم و محترم حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باندھی نے سر انجام دیئے

تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے یوم خلافت منانے کی اہمیت کو بیان فرمایا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" میں سے بیان فرمودہ عبارت درباره خلافت پڑھ کر سنائی ۔ بعد ازاں مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی ۔ انہوں نے خلافت احمدیہ کی اہمیت بیان فرمائی اور منکرین خلافت کے مدلل جوابات بھی دیئے ۔ بعدہٗ مکرم و محترم مولوی محمد عمر صاحب سندھی بی اے (آنرز) شاہد نے تقریر فرمائی ۔ آپ نے آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کے متعدد واقعات بیان فرمائے ۔

آپ کے بعد مکرم و محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ فاضل مربی حلقہ میرپور خاص ڈویژن نے تقریر فرمائی ۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی ۔ بالآخر خدام الاحمدیہ کا عہد کھڑے ہو کر دہرایا گیا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا ۔

جلسہ میں نواب شاہ، گوٹھ امام بخش، دریا خان مری ۔ جمال پور ۔ گوٹھ نور محمد جالندھری ۔ طالب آباد کے احباب نے شرکت کی ۔ تمام احباب کو مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب موصوف نے دوپہر کو دعوت طعام بھی پیش کی ۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد باندھی

ڈگری گھمناں

بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم عبد السلام صاحب جلسہ منعقد ہوا ۔ مکرم محمد انور صاحب ٹیچر نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔ فضل احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈگری گھمناں سیالکوٹ

مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۲۷ مئی بوقت آٹھ بجے شام مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چوہدری فیض عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد چوہدری فیض عالم صاحب اور خاکسار نے قرآن شریف ۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی ۔ جلسہ میں مستورات بھی کافی تعداد میں شامل ہوئیں ۔ محمد یوسف سیکرٹری مال ۔ جماعت احمدیہ مالوکے بھگت

پاکپٹن

جماعت احمدیہ پاکپٹن کا اجلاس بر تقریب یوم خلافت ۲۷ مئی ۱۹۵۷ء کو بعد نماز مغرب منعقد ہوا ۔ خاکسار نے ایک گھنٹہ تک خلافت پر تقریر کی اور بتایا کہ مقررشدہ قواعد کے مطابق منتخب شدہ خلیفہ کی بیعت کرنا اور اطاعت کرنا فرض ہے

امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن

کیمبل پور

مورخہ ۵۷-۵-۲۷ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کیمبل پور میں زیر صدارت شیخ محمد صدیق صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع اٹک جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا ۔ جس کا افتتاح شیخ صاحب موصوف نے تلاوت قرآن کریم سے فرمایا ۔ اس کے بعد بابو عبد الرحمٰن خان صاحب نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی ازاں بعد مندرجہ ذیل مقررین نے نظام خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر تقاریر کیں ۔

(۱) خواجہ عبد المنان صاحب ناہید قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیمبل پور (۲) میاں محمود احمد صاحب (۳) بابو عبد الرحمٰن خان صاحب (۴) نور احمد صاحب عابد (۵) بشیر احمد صاحب عوج (۶) خاکسار مرزا عبد الرؤف امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور ۔ بعد دعا ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔ امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور

251

یوم خلافت کی تقریب پر ہندوستان کے مختلف مقامات میں احمدی جماعتوں کے جلسے

قادیان

قادیان ۲۷ر مئی لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی یوم خلافت کی مبارک تقریب میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی حسب پروگرام ٹھیک سات بجے صبح شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غائیت بیان فرمائی۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے آنرز نے خلافت اسلامیہ قرآن کریم کی روشنی میں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مکرم مولوی عمر علی صاحب فاضل نے خلافت اسلامیہ ازروئے احادیث کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ازروئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے خلیفہ خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ اپنے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے "خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا" کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔

بعدہٗ مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم محمود کی آمین کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے منکرین خلافت کا انجام کے موضوع تقریر فرمائی۔

آپ کے بعد عزیز محمد کریم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے خلیفہ اول کے عہد سعادت کے کارناموں کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا بہت بڑا کارنامہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا قیام ہے۔

بعد ازاں مکرم ولی الدین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے برکات خلافت کے موضوع پر مدلل تقریر فرماتے ہوئے بتایا۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے نبی کے چار کام تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم الکتاب والحکمۃ قرار دئے ہیں۔ اسی طرح یہی کام خلیفہ کے سپرد کئے گئے ہیں آپ نے بالوضاحت بیان فرمایا۔ کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت آیات کے ماتحت قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات دیئے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات ظاہر ہوئے۔ تعلیم الکتاب والحکمۃ کے ماتحت قرآن مجید کی صحیح تعلیم اور دین کی صحیح تصویر پیش کرنے کے علاوہ تفسیر القرآن میں حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے۔ اور اس طرح ان سے پیدا ہونے والے نتائج تزکیہ نفوس کا موجب ہوئے

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔

بعد ازاں جملہ درویشوں میں مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ دُعا پر ختم ہوا

پینگاڈی (مالابار)

مرکز کی ہدائیت کے مطابق ۲۷ر مئی کو یوم خلافت منایا گیا۔ جماعت کے تمام افراد مرد۔ عورتیں اور بچے شریک جلسہ ہوئے جو مولینا بی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ کی زیر صدارت احمدیہ مسجد کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غائیت بیان کی۔ ایس وی قمر الدین صاحب نے خلافت کی اہمیت پر اور مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے خلافت کے بارہ میں مختلف مسائل پر روشنی ڈالی خلافت حقہ کے خلاف جو کوششیں معاندین خلافت نے کیں۔ ان کی ناکامی بیان کی گئی

(عبد القادر سیکرٹری تبلیغ)

بنگلور

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۷ر مئی کو "دار الفضل" میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد "اسلام میں خلافت کا نظام" "خلافت حقہ" "خلافت کی برکات" "خلافت رحمت ہے"۔ "خلافت ثانیہ کی ابتداء" کے موضوعات پر علی الترتیب مولوی محمد امام صاحب۔ محمد جعفر اللہ صاحب۔ محمد عنایت اللہ صاحب نسیم سید عبد الرزاق صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ دو گھنٹے یہ سلسلہ جاری رہا۔ چائے اور شیرینی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ دعا فرما دیں اللہ تعالےٰ ہم سب سے راضی ہو جائے (محمد امام سیکرٹری تعلیم)

شاہجہانپور

زیر صدارت قریشی عبد الباسط صاحب تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر محمد عابد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس۔ آیت استخلاف کی رو سے اسلام میں خلافت کا نظام پیش کیا۔

کیرنگ اڑلیسہ

۲۷ر مئی بعد نماز مغرب کیرنگ کی عالیشان مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محمد فضل الٰہی صاحب نے خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے قیام پر روشنی ڈالی۔ شیخ عزیز الدین صاحب فاضل نے خلافت کی اہمیت اور برکات بیان کیں۔ مولوی شیخ طاہر الدین صاحب۔ بی اے نے خلافت ثانیہ کی برکات کو خاص طور پر بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے خلافت کے ذریعہ انعامات اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعاؤں کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا

(محسن خاں مبلغ کیرنگ)

جمشید پور۔ بہار تلاوت اور نظم کے بعد محمد احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے خلیفہ کے کام اور خلافت کی ضرورت پر تقریر کی عبد القیوم صاحب نے "خلافت ایک نعمت ہے" کے موضوع پر تقریر کی اور خاکسار نے خلافت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے خلافت کی برکات بیان کیں خلافت ثانیہ کے کارہائے نمایاں بیان کئے گئے۔ اور دو گھنٹے جاری رہ کر یہ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (امیر جماعت)

دہلی

حسب پروگرام جماعت دہلی نے ۲۷ر مئی کو یوم خلافت منایا۔ اور انجمن احمدیہ دہلی میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شیخ غلام حسین صاحب۔ بدر الدین صاحب عامل اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ (بشیر احمد مبلغ سلسلہ)

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
بزبان اُردو
کارڈ آنے پر
مُفت
عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

حصہ آمد کے مُوصی اصحاب مطلع رہیں

حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں بجٹ فارم آمد بابت ۵۶-۵۷ء بھجوانے کا کام اب قریب الاختتام ہے۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ جن احباب کو اسوقت تک بجٹ فارم نہیں پہنچے۔ ان سب کو ۱۰ر جون تک پہنچ جائیں گے۔ ۱۰ر جون تک بھی اگر کسی دوست کو فارم نہ ملیں۔ تو مہربانی فرما کر وہ مطلع فرمائیں۔ تا ان کو بھیج دیئے جائیں۔ جن احباب کو فارم مل چکے ہیں یا ۱۰ر جون تک مل جائیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد پُر کر کے واپس کر دیں۔ اور بغیر کسی معقول وجہ کے دو ہفتہ سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

بجٹ فارموں کی ترسیل کے کام سے فارغ ہونے کے بعد اب دوسرا کام دفتر کا یہ ہے۔ کہ وہ حصہ آمد کے موصیوں کو ان کے حسابات اور ۵۶-۵۷ء کی وصولیوں سے اطلاع دے۔ سو یہ کام دفتر کے لئے جس قدر مشکل ہے۔ اسی قدر موصی اصحاب کیلئے صبر آزما بھی ہے۔ کیونکہ موجودہ قلیل عملہ کے ساتھ قریباً چھ ہزار حصہ آمد کے موصیوں کے حسابات تیار کر کے بھجوانا دس پندرہ دن یا ایک مہینہ کا کام نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے کئی مہینے صرف ہوں گے۔ لیکن اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سب کو مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔ بلکہ روزانہ جن اصحاب کا حساب تیار ہوتا جائے گا۔ ان کو ساتھ ساتھ بھیجا جاتا رہیگا احباب انتظار فرما دیں اور دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام معاونین کو اسی گرمی اور تیز رفتاری کے ساتھ حسابات کی تیاری اور ترسیل کی بھی توفیق بخشے۔ جس کا اظہار انہوں نے دو ماہ سے۔ روزانہ دو تین گھنٹے زائد وقت دے کر کیا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ، قدیمی اوّلین شہرہ آفاق قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ۱۲/۱۳ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہیں غلطی کی ہے یہ غلط ہے۔ بلکہ اس کے معنی وہی ہیں جو عام طور پر لا الٰہ الا اللہ کے لئے کئے جاتے ہیں اور تمام مومن اس میں شریک ہیں۔ کیا ناقص کیا کامل۔ اور کیا خاص اور کیا عام بلکہ یہودی اور ترسا بھی یہی کہتے ہیں۔ عیسائی جو کہتے ہیں۔ ثالث ثلثہ۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تین ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک۔ ذات کے لحاظ سے ایک ہے لیکن صفات کے لحاظ سے تین۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ واحد بالجواھریۃ ثلث بالاقنومیت یعنی بلحاظ ذات ایک ہے۔ اور بلحاظ صفات تین۔ اقنوم کے معنی صفات کے ہیں اس کا سمجھنا طویل ہے لا ھو الا ھو میں لا الٰہ الا ھو کے تمام معنی مضمر ہیں۔ لیکن اس میں زیادتی ہے۔ جو سوائے خواص کے کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ عوام لوگ اس کی سمجھ سے قاصر ہیں مگر لا الٰہ الا اللہ کے معنی عام لوگ بھی سمجھ سکتے ہیں۔

فصل۔ اب جب کہ تم کو معلوم ہو گیا ہے کہ اس بات کے معنی توحید کے مختلف درج ہیں۔ واضح رہے کہ توحید کے کئی درجے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سب اسے سمجھ سکتے ہیں۔ وہ ایک چھلکا ہے جس کی حقیقت ہے اور وہ بمنزلہ مغز ہے جس کا اور مغز در مغز ہے اسے اخروٹ سے تشبیہ دے سکتے ہیں کہ اس کا ایک چھلکا سخت ہے اور اس کے اندر ایک نرم چھلکا ہوتا ہے۔ اس کے اندر مغز ہوتا ہے اور مغز کے اندر مغز یعنی روغن۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ توحید کے درجوں کا فرق معلوم کرو تو سنو۔ اس کا پہلا درجہ لا الٰہ الا اللہ صرف زبان سے کہنا ہے۔ جس میں دلی اعتقاد شامل نہیں۔ [illegible] تمام منافق

بھی شریک ہیں۔ اسی توحید کی بھی حرمت ہوتی ہے کیونکہ اس سے دنیاوی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی اس کا مال و جان دونو محفوظ رہتے ہیں۔ اور اس کے بال بچے بھی ❊

دوسرا درجہ اس کے معنوں کا معتقد ہونا ہے۔ لیکن شناخت حقیقی کے بغیر محض تقلید سے اس میں عوام الناس شامل ہیں چونکہ یہ تحقیق کے نزدیک ہے۔ اس واسطے اس میں دونوں جہان کی سعادت پائی جاتی ہے۔ چونکہ تمام انبیاء کی تصدیق اسی سے ہوئی ہے اس لئے ایسے لوگ اہل نجات ہیں اس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی۔ گو انہیں اہل معرفت کی سی سعادت حاصل نہیں ہوتی

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کلمہ کے معنی دلیل و برہان سے تحقیق کئے جائیں حتیٰ کہ اس طرح شناخت کرلیں۔ جیسے تیرہ ۱۳ اثنا عشر ۱۲ کا تیرا حصہ۔ حسابی دلیل سے اسی طرح بذریعہ برہان حق سبحانہ تعالیٰ کی وحدانیت معلوم ہو جائے ایسے آدمی کی طرح نہ ہو جو خود تو حساب نہیں جانتا۔ لیکن کسی سے سن رکھا ہے۔ کہ تیرہ ۱۳ اثنا عشر کا تیسرا حصہ ہوتا ہے۔ اور صرف تقلید سے اس کی تصدیق کرتا ہے

یہ ان تینوں درجوں میں فرق ہے پہلا صاحب مقال دوسرا صاحب عقیدہ تیسرا صاحب معرفت ہے لیکن ان تینوں میں سے کوئی بھی صاحب حالت نہیں۔ صاحب احوال اور ہوا کرتے ہیں اور صاحب معارف و اقوال اور ۔

چوتھا درجہ یہ ہے کہ عارف ہونے کے علاوہ صاحب حال بھی ہو یعنی سوائے ایک کے اس کا کوئی معبود نہ ہو جس پر حرص و ہوا غالب ہے اس کا معبود حرص و ہوا ہے۔ (مکتوبات حضرت امام غزالی [illegible])

فوری ضرورت

ہمیں ہماری فیکٹری دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے فوری ضرورت ہے خواہشمند احباب پندرہ دن تک اپنے تجربہ و تعلیم مع نقول سرٹیفکیٹ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ جننگ فیکٹریوں میں کام کرنے والوں اور اس کام میں وسیع تجربہ رکھنے والوں کو ہی کام کا موقعہ دیا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ معقول دی جائے گی۔

۱ - مینیجر
۲ - اکونٹنٹ و کیشیر
۳ - اکونٹس کلرک
۴ - ڈپوری کلرک
۵ - بنولہ کلرک
۶ - پریس کلرک
۷ - جننگ کلرک

عارضی آسامی چھ ماہ کے لئے

درخواستیں ذیل کے پتہ پر دیں:
عبدالرشید ظفر دفتر وکیل التجارت
تحریک جدید - ربوہ
(مینیجنگ ڈائرکٹر پرائمو موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ)

(۵) اگر ہم ان خاص اصطلاحات کو جو آپ نے استعمال کی ہیں نظر انداز کر دیں تو آپ کی اس تقریر سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک صرف زبانی کلمہ گو مسلمان اور حقیقی مسلمان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آپ نے اپنے ذوق کے مطابق ایمان کے چار درجے مقرر فرمائے ہیں۔ آپ نے بڑی تفصیل سے اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان بننے کے لئے کیا کیا صفات ہونی چاہئیں افسوس ہے کہ ہم طول کے ڈر سے ان تفصیلات میں یہاں نہیں جا سکتے ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہر مصلح اسلام کو اپنے اپنے وقت میں حقیقی اور لسانی مسلمان میں فرق کرنا پڑا ہے۔ اس کے بغیر تجدید و احیائے دین کا کام نہ ہو سکتا ہے اور نہ تجدید و احیا کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں ❊

خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(بقیہ صفحہ ۴)

اور تذکرہ صفحہ ۴۱۵۔ اب غور طلب یہ بات ہے۔ کہ کیا آپ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ان چاروں ممبروں کو وسوسہ پڑ گیا ہے۔ پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ وسوسہ جو پڑا ہے۔ وہ وسوسہ انہیں کہاں سے پڑا ہے۔ اور وسوسہ ان میں ڈالنے والا کون ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ کہ آپ ہی بتا دیں۔ میں نے کہا کہ میری دانست میں وسوسہ ڈالنے والے یہی چاروں لاہور کے صدر انجمن کے ممبران ہیں جنہوں نے بیعت خلافت اولیٰ کے بعد یہ وسوسہ لاہور کے احمدی احباب کے قلوب میں ڈالنا چاہا کہ انجمن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا۔ اور

خلیفۃ المسیح اولؓ کو صدر انجمن احمدیہ نے بنایا۔ اور پھر اس وسوسہ سے جماعت احمدیہ لاہور کے دستخط کرا کر اپنے اس وسوسہ سے انہیں متفق کرنے کی کوشش کی۔ لیکن صرف دو شخصوں نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا ایک حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم نے دوسرے بھائی غلام محمد صاحب فورمین مرحوم نے اور دونوں نے دستخط کرانے والوں کو کہا کہ ایک طرف تو آپ لوگوں نے باقرار اطاعت خلیفۃ المسیح مان کر بیعت خلافت کی اور اب اطاعت کے خلاف معصیت اور بغاوت کا ارتکاب کرنے لگے ہو۔ ان دونوں کے اس جواب سے بہت سے دیگر احباب نے بھی اپنی غلطی سے تائب ہو کر اپنے دستخطوں کو واپس لے لیا۔ ان احباب میں میاں چراغ دین صاحب مرحوم اور انکی سب فیملی اور رشتہ اور قرابت والے سب لوگوں نے بھی دستخط واپس لے لئے پس یہ وسوسہ تھا جسے لاہوری ممبران نے محبان مسیح میں ڈالا اور پھر حسب الہام الٰہی یہ وسوسہ دُور ہو گیا۔